45643 ـ حجراسود كے بارہ ميں سوالات

سوال

يں نے حجراسود كے موضوع پرايک مقالہ پڑھا ، ميں كچھ احاديث اورروايات كى صحت كے بارہ ميں معلوم كرنا چاہتا ہوں كہ آيا ان پرعمل ہوسكتا ہے يا كہ يہ روايات موضوع ہيں ، اللہ تعالى آپ كوجزائے خيرعطا فرمائے ذيل ميں ميں وہ مقالہ ذكر كرتا ہوں ؟ : " آپ تصديق كريں يا نہ كريں "

جى ہاں ، روئے زمين پرصرف ايک ايسا پتھر ہے جوپانى كے اوپرآجاتا ہے اورنيچے تہ ميں نہيں رہتا ، وہ پتھر حجر اسود ہے جومكہ مكرمہ ميں كعبہ شريف كے جنوب مشرقى كنارے ميں موجود ہے ۔

جلال الدين السيوطى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں :

كہا جاتا ہے كہ جب المطيع للہ نے ابوطاہر قرمطى سے حجراسود خريدا توعبداللہ بن عكيم المحدث آئے اوركہنے لگے :

ہمارے اس پتھرميں ہمارى دونشانياں ہيں : يہ پانى كے اوپر رہتا ہے اورتہ ميں نہيں بيٹھتا ، اورآگ سے گرم نہيں ہوتا ، توايک پتھركوخوشبوسے لت پت اورريشمى كپڑے ميں لپيٹ كرلايا گيا تاكہ يہ مغالطہ ڈالا جاسكے يہ ہى وہ پتھر ہے ، لھذا جب اسے پانى ميں ڈالا گيا تووہ ڈوب گيا ، اورجب اسے آگ ميں ركھا گيا تووہ پھٹنے كے قريب ہوگيا ۔ پھر ايک اورپتھرلايا گيا تواس كے ساتھ بھى وہى كچھ كيا گياتھا جوپہلے پتھر سے كيا گيا تھا اوراس كے ساتھ بھى وہى كچھ ہوا جوپہلے پتھر كےساتھ ہوا تھا ، پھر حجراسود لايا گيا اوراسے پانى ميں ڈالا گيا تووہ اوپرتيرنے لگا ، اورآگ ميں ركھا گيا توگرم نہ ہوا ۔

توعبداللہ كہنے لگے ہمارا پتھر يہ ہے ، تواس وقت ابوطاھر قرمطى نے بہت تعجب كيا اوروہ كہنے لگا تمہيں يہ دلائل كہاں سے ملے ؟ توعبداللہ كہنے لگے :

رسول اكرم صلى اللہ عليہ وسلم سے وارد ہے كہ زمين ميں حجراسود اللہ تعالى كا داياں ہے ، روزقيامت آئے گا تواس كى ايک زبان ہوگي جس نے بھى اسے حق يا باطل كے ساتھ چوما اس كى گواہى دے گا ، پانى نہيں ڈوبتااورنہ ہى آگ سے گرم ہوتا ہے ۔۔۔"

اورحجراسود وہ ہے جوكعبہ كے جنوب مشرقى كنارے ميں ہے اوريہيں سے طواف كى ابتداء ہوتى ہے ، يہ اصل ميں جنت كے ياقوتوں ميں سے ہے ، اس كا رنگ مقام (ابراھيم) كى طرح سفيد شفاف تھا ، اوريہ آنسوبہانے اوردعا كے قبول ہونے كى جگہ ہے ، اسے چھونا اوراس كا بوسہ لينا مسنون ہے ، اورزمين ميں يہ اللہ تعالى كا داياں ہاتھ ہے يعنى اللہ تعالى ساتھ توبہ كا عھد كرتے ہوئے مصافحہ كامقام ہے ، جس نے بھى اسے چھويا روزقيامت اس كى گواہى دے گا ، اورجواس كے برابرہوتا ہے وہ رحمن كے ہاتھ سے معاھدہ كررہا ہے ، اوراسے چھونے سے گناہ معاف ہوتے ہيں ، يہ انبياء ، صالحين ، اورحجاج اورعمرہ اورزيارت كرنے والوں كے لبوں كے ملنے كى جگہ ہے ، فسبحان

اللہ العظیم ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول :

حجراسود : وہ ہے جوکعبہ کے جنوب مشرقی کنارے میں باہرکی جانب منصوب ہے اوراس کے ارد گرد چاندی سے گھیرا ہوا ہے ، اورطواف کے ابتدا کرنے کی جگہ ہے اوریہ پتھر زمین سے ڈیڑھ میٹر بلند ہے ۔

اورسوال میں جومقالہ ذکر کیا گیا ہے اس میں کچھ توحق ہے اوراس کے صحیح دلائل ملتے ہیں ، اورکچھ ایسی روایات بھی ہیں جن کی کوئي اصل نہیں ملتی ۔

ہم نے سوال نمبر (1902) کےجواب میں حجراسود کے بارہ میں سنت صحیحہ میں وارد شدہ اکثر دلائل ذکر کیے ہیں جن میں یہ بھی شامل ہے کہ :

اللہ تعالی نے حجراسود جنت سے اتارا تویہ دودھ سے بھی سفید تھا اور اولاد آدم کی خطاؤں اورگناہوں نے اسے سیاہ کردیا ہے ، اورروزقیامت حجراسود آئے گاتواس کی دو آنکھیں ہونگی ان سے دیکھے گا اور زبان ہوگي جس سے بولے گا اورجس نے بھی اسے حق کے ساتھ استلام کیا اس کی گواہی دے گا ، اوراسے چھونا یا اس کا بوسہ لینا یا اس کی طرف اشارہ کرنے سے طواف کی ابتداء ہوتی ہے چاہے وہ طواف حج کا ہویا عمرہ کا یا نفلی ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حجراسود کابوسہ لیا تھا اوران کی اتباع میں امت محمدیہ بھی اس کا بوسہ لیتی ہے ، اگربوسہ نہ لیا جاسکے تواسے ہاتھ یا کسی چيز سے چھوکراسے چوما جائے ، اوراگراس سے بھی عاجز ہوتواپنے ہاتھ سے اشارہ کرے اوراللہ اکبر کہے ، اورحجر اسود کوچھونے سے غلطیاں ختم ہوتی ہیں

دوم :

اورقرامطیوں کاحجراسود چوری کرنا اوراسے ایک لمبی مدت تک اپنے پاس رکھنا صحیح ہے اورتاریخی طورپراس کا ثبوت ملتا ہے ۔

حافظ ابن کثیررحمہ اللہ تعالی 278 ھجری کے واقعات میں لکھتے ہیں :

اوراس برس میں قرامطی حرکت میں آئے ، اوریہ فرقہ ملاحدہ اورزندیقوں میں سے ہے اورفرس میں سے فلسفیوں کا پیروکار ہے جوزردشت اورمزدک کی نبوت کا اعتقاد رکھتے ہیں ، اوریہ دونوں حرام اشیاء کومباح قرار دیتے تھے ۔

پھر وہ ہرباطل کی طرف بلانے والے کے پیروکارہیں ، اوران میں اکثر رافضیوں کی جانب سے اس طرف آتے ہیں اوروہی باطل میں داخل ہوتے ہیں کیونکہ لوگوں میں یہی لوگ سب سے کم عقل ہیں اورانہیں اسماعیلی بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اسماعیل الاعرج بن جعفرالصادق کی طرف منسوب ہوتے ہیں ۔

اورانہیں قرامطہ کہا جاتا ہے : کہا جاتا ہے کہ قرمط بن اشعث البقار کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے قرامطہ کہا جاتا ہے ، اوریہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا قائد اپنے پیروکاروں کوسب سے پہلے جس چیزکا حکم دیتا تھا وہ یہ تھا کہ وہ ایک دن اوررات میں پچاس نمازیں ادا کرے اوراس میں اس کا مقصد یہ تھا انہیں مشغول رکھے اورخود چالیں چلتا رہے ---

مقصد یہ ہے کہ یہ فرقہ اورگروہ اس سال حرکت میں آیا ، اورپھر ان کا معاملہ بڑھتا ہی چلا گیا اورحالات بھی ان کے موافق ہوگئے – جیسا کہ ہم بیان بھی کریں گے – حتی کہ حالات ان کے موافق ہوگئے اوریہ مسجدحرام میں داخل ہوئے اورحجاج کرام کومسجد کے اندر کعبہ کے ارد گرد قتل کیا اورحجر اسود کوتوڑا اوراکھاڑ کے317 ھجری میں اپنے ساتھ اپنے ملک لے گئے ، اوریہ پتھر339 ھجری تک ان کے پاس ہی رہا اوربیت اللہ میں اپنی جگہ سے بائیس برس تک غائب رہا ، انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

دیکھیں : البداية والنهاية (11 / 72 ـ 73) ۔

سوم :

اورجویہ ذکر کیا گیا ہے کہ حجراسود آنسوبہانے کی جگہ ہے ، اس کے بارہ میں ایک حدیث ابن ماجہ میں مروی ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے ، ہم اسے ذیل میں ذکر کرتےہیں :

ابن عمررضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجراسود کی جانب رخ کیا اوراپنے ہونٹ مبارک حجراسود پررکھے اوربہت دیرتک روتے رہے ، پھر وہ پیچھے متوجہ ہوئے تودیکھا کہ عمربن خطاب رضي اللہ تعالی عنہ رو رہے ہیں تونبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

(اے عمر (رضي اللہ تعالی عنہ) یہاں پرآنسوبہائے جاتے ہیں) دیکھیں ابن ماجہ حدیث نمبر (2945) ۔

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل میں اسے بہت ہی زیادہ ضعیف قرار دیا ہے ۔ اھـ دیکھیں : ارواء الغلیل حدیث نمبر (1111) ۔

اوردوسری حدیث : زمین میں حجراسود اللہ تعالی کا دایاں ہاتھ ہے " کے بارہ میں جواب یہ ہے کہ یہ حدیث باطل ہے اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ۔

ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی نے العلل المتناهية میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ۔

دیکھیں : العلل المتناهية لابن الجوزی (2 / 575) اورتلخیص العلل للذهبی صفحہ نمبر (191) ۔

اورابن العربی کہتے ہیں :

یہ حدیث باطل ہے اس کی طرف التفات بھی نہیں کیا جاسکتا ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی سند کے ساتھ روایت کی گئي ہے جو ثابت ہی نہیں ہوتی ، تواس بنا پراس کے معنی میں غوروخوض کرنے کی کوئي ضرورت ہی نہیں رہتی ۔

دیکھیں : مجموع الفتاوی الکبری (6 / 397) ۔

اورآپ نے حجر اسود کے بارہ میں جویہ وصف ذکر کیا ہے کہ یہ آنسو بہانے کی جگہ ہے ، اس کے بارہ میں ابن ماجہ میں ایک حدیث وارد ہے لیکن وہ صحیح نہیں بلکہ ضعیف ہے جیسا کہ اوپربیان بھی ہوچکا ہے ۔

چہارم :

اورمقالہ میں جویہ ذکرکیا گیا ہے کہ حجراسود پانی پرتیرتا ہے اورآگ سے گرم نہیں ہوتا ، اوردعا قبول ہوتی ہے ، یہ بھی ایسی اشیاء میں شامل ہے جس کا سنت نبویہ میں ثبوت نہیں ملتا اوراس کی کوئي اصل نہیں ۔

واللہ اعلم .